"تحریک اسلامی" نے جنم لیا۔ جمیعت علماء اسلام تین حصوں میں تقسیم ہوئی۔ درخواستی گروپ، سمیع الحق گروپ، سپاہِ صحابہ اور اب پاکستان شریعت کونسل اسی انتشار کی واقعاتی اور ناقابل تردید شہادتیں ہیں۔ جمیعت علماء پاکستان میں مولانا شاہ احمد نورانی کی جمہوری سیاست بازی کے نتیجہ میں نیازی گروپ بنا مگر تحریک منہاج القرآن دعوت و تبلیغ اور تعلیم کے محاذ پر مصروف عمل ہے۔ جمیعت اہل حدیث پروفیسر ساجد میر کے "جمہوری" ہونے کی وجہ سے جمیعت علماء اہل حدیث تولد پذیر ہوئی اور اب تیسرا گروپ "لشکر طیبہ" کے نام پر دعوت و ارشاد کے کام میں سرگرم ہے۔ ہمیں یہ تسلیم کرلینے میں نہ تو بخل سے کام لینا چاہیے اور نہ ہی شخصی وقار کا مسئلہ بنانا چاہیے کہ موجودہ اور مروّجہ نظامِ جمہوریت کافرانہ اور مشرکانہ نظام ریاست و سیاست ہے۔ ہماری تباہی اسی نظام کو قبول کرنے سے ہوئی ہے۔ آج یہ نظام دم توڑ رہا ہے اور اسلام زندہ ہو رہا ہے۔ پاکستان میں نفاذ اسلام کی تحریک کا مستقبل روشن نظر آرہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیپلز پارٹی جیسی لادین جماعت کی سربراہ بے نظیر زرداری نے لاہور کی ایک تقریب میں برملا کہہ دیا ہے کہ "ہم انتخابات سے تھک چکے ہیں۔ اب پاکستان میں بھی طالبان آئیں گے۔" عوام جمہوریت کو گالیاں دے رہے ہیں اور حال ہی میں پاکستان کے ناکام ترین لادین سیاست دان ایئر مارشل (ر) اصغر خان کی قیادت میں نام نہاد ترقی پسندوں کی بارہ جماعتوں کے اتحاد کا معرض وجود میں آنا اس بات کی دلیل ہے کہ جمہوریت اور جمہوریت زادے دونوں تباہ ہوگئے ہیں۔ گیدڑوں کی موت آئی ہے اور وہ شہر کو بھاگ رہے ہیں۔ جو جماعت بھی انتخابات میں ناکام ہوتی ہے وہ جمہوری نظام کی ناکامی کا گلہ کر رہی ہے۔ لگتا ہے اب یہاں کوئی نیا تجربہ ہونے والا ہے۔ تاہم جمیعت کے تازہ فیصلے سے یہ بات الم نشرح ہو گئی ہے کہ جمہوریت نے نہ صرف پاکستان کی دینی جماعتوں کو تباہ و برباد کیا ہے بلکہ لادین جماعتیں بھی بار بار کے تجربے کے بعد اس سے مایوس ہو گئی ہیں۔ اور باری باری سب جماعتیں انتخابی عمل اور سیاست سے کنارہ کش ہو رہی ہیں۔ دراصل یہ نظام ہی غیر فطری ہے ہمارے دین، کلچر اور مزاج کے خلاف ہے۔ اسے قبول کر کے وہی کچھ حاصل کیا جاسکتا تھا جو کر چکے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ یہ جماعتیں پاکستان میں "نفاذِ اسلام" کی قدرِ مشترک پر اکٹھی ہو کر ایک قافلہ ترتیب دیں۔ اور سابقہ سیاسی طرزِ عمل کی طرح لادین سیاست دانوں کا بغل بچہ، مغبچہ، یا "ویٹ لفٹر" بننے کی بجائے خود اپنے پاؤں پر کھڑی ہوں۔ اگرچہ یہ ایک خواب ہے لیکن...... اگر یہ سہانا خواب شرمندۂ تعبیر ہوجاتا ہے تو پاکستان میں دینی قوتوں کے تحریکی عمل کی صحیح سمت متعین ہوجائے گی اور اگر ایسا نہیں ہوتا تو......ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

تحریک طالبان ..... اسلامی افغانستان کی معمار

حال ہی میں خبر آئی تھی کہ افغانستان کے چھے شمالی صوبوں پر قابض ازبک ملیشیاء کے کمانڈر جنرل دوستم اپنے ہی ایک دست راست جنرل عبدالمالک کی بغاوت کے نتیجے میں اقتدار سے محروم ہوئے اور فرار ہو کر ترکی پہنچ گئے۔ تحریک طالبان عصر حاضر میں قدرت کا سب سے بڑا اور حیرت انگیز کرشمہ ہے۔ کمیونسٹ روس کے افغانستان پر جابرانہ قبضہ کے بعد گیارہ سال تک کفر والحاد کے خلاف جہاد کرنے والے افغانی مسلمانوں کی امیدیں اب انہی سے وابستہ ہیں۔ بدقسمتی سے افغانستان سے روس کی واپسی کے بعد یہاں کے جہادی لیڈر، شخصی جنگ کا شکار